امامِ پاک

اور یزید پلید

08 مُحَرَّمُ الْحَرام 1447ھ

08 مُحَرَّمُ الْحَرام 1447 کا بیان

8 محرم الحرام 1447 کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل

فرماتا ہے اورایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔(معجم کبیر،۸/ ۱۳۴، رقم:۱۱ ۷۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول!ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے!مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں حسنَینِ کریمین کا ذِکر

حضرت علّامہ پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سَیّد زادے ہیں، یقیناً اللہ پاک کے ولئ کامِل بھی ہیں، عاشِقِ رسول بھی ہیں، یکم رمضان المبارک 1275 کو گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی (پنجاب،پاکستان) میں پیدا ہوئے، حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَولاد میں سے ہیں، 27 صَفَرُالمظفر کو تقریباً 81 سال کی عمرپاک کر دُنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت زبردست عالِمِ دِین تھے، قرآن وحدیث کی اتنی گہری سمجھ بوجھ رکھتے تھے کہ...سُبْحٰنَ اللہ! ایک مرتبہ ایک انگریز پادری پیر مِہر

[1]...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

www.dawateislami.net

علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوا اُور اس نے ایک عجیب سا سُوال کیا، بولا: تم مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن شریف میں ہر چیز کا ذِکر ہے، یہ دعویٰ غلط ہے، دیکھو! امام حُسَین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) تمہارے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نواسے ہیں، انہوں نے کربلا میں اسلام کی خاطِر اتنی بڑی قربانی پیش کی، وہ قرآنِ کریم کے، تمہارے دِین کے اتنے بڑے اور زبردست خادِم (یعنی نگہبان) ہیں، اس کے باوُجود قرآنِ کریم میں اِمام حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کا نام تک موجود نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ قرآنِ کریم میں ہر چیز کا ذِکر ہے، یہ دعویٰ ہرگز درست نہیں ہے۔

پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے اطمینان کے ساتھ انگریز کا اعتراض سُنا، جب اس نے اپنی بات پُوری کر لی تو فرمایا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ پادری بولا: جی ہاں! پڑھا ہے، اس وقت بھی قرآن میری جیب میں ہے، (یہ کہہ کر اُس انگریز نے اپنی جیب سے قرآن شریف نکالا اور بولا:) فرمایئے! کہاں سے پڑھوں؟

اب ذرا توجُّہ کے ساتھ سچے عاشِقِ رسول، عالِمِ دِین حضرت پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت سنیئے! فرمایا: پادری صاحب! قرآن پڑھیے، کہیں سے پڑھ دیجئے! پادری با اَدَب ہو کر بیٹھ گیا اور عربی لہجے میں تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا۔

ذرا اَندازہ کیجئے! ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو اپنے ساتھ رکھتا ہے، ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو اَدَب کے ساتھ، عربی لہجے میں، تجوید کے ساتھ پڑھتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید اس کے اسی ادب، قرآنِ کریم کے ساتھ اس لگاؤ ہی کی برکت تھی کہ تقدِیر اسے پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں لے آئی۔ بہر حال! پادری صاحب نے پڑھنا شروع

کیا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

اتنا ہی پڑھا تھا، مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے روک دیا اور فرمایا: عِلْمُ الْاَعْدَاد کے اعتبار سے بِسْمِ اللّٰہ شریف کے 786 عدد ہیں۔ اب ذرا لکھئے:

لفظ "امام حُسَین" کے عدد ہیں: 210 "امام حُسَین کا سن" پیدائش: 4ہجری

آپ کا سن شہادت: 61ہجری لفظ "کرب وبلا" کے عدد: 261

لفظ "امام حسن" کے عدد: 200 امام حسن کا سن شہادت: 50ہجری

210+4+61+261+200+50، یہ کُل کتنے ہوئے؟ 786۔ پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے پادری! قرآنِ مجید کی ایک ہی آیت جو تُو نے پڑھی ہے، اسی میں امام حسین کا نام بھی موجود ہے، امام حسین کے سالِ پیدائش کا ذِکر بھی موجود ہے، امام حسین کے سالِ شہادت کا ذِکر بھی موجود ہے، امام حُسَین جس مقام پر شہید ہوئے، اس مقام کا ذِکر بھی موجود ہے اور ساتھ ہی ساتھ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بھائی جان امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نام اور سالِ شہادت کا بھی ذِکر ہے اور اسی آیت سے یہ بھی پتا چل گیا کہ یہ دونوں بھائی امام ہیں (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا)۔ ابھی تو یہ قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، آگے چلئے تو شاید ان کی زندگی کے کئی واقعات بھی مل جائیں گے۔ (1)

انگریز پادری نے جب یہ ایمان افروز جواب سُنا تو اس کے دِل میں ہدایت کا نُور جگمگا اُٹھا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (2)

1... مِہرِ مُنیر، صفحہ: 425تا426، خلاصۃً۔

2... تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار، صفحہ: 63۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حِکایت کو سامنے رکھ کر عاشقانِ رَسُول عُلَماء کی علمی شان و عظمت کا بھی اندازہ لگائیے، کیسے زَبَردست انداز میں، فِی الْبَدِیْہ (یعنی پہلے کسی تیاری کے بغیر، فوراً) جواب ارشاد فرمایا۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی جامعیت بھی دیکھئے! صِرْف ایک بِسْمِ اللّٰہ شریف میں کتنا کچھ بیان ہو گیا...! اور ایسا نہیں ہے کہ بِسْمِ اللّٰہ شریف میں بَس اتنی ہی باتوں کا ذِکْر ہے، اسلام کے چوتھے خلیفہ، بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم (شہرِ عِلْم کے دروازے)، مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو بِسْمِ اللّٰہ شریف کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں (یعنی اتنے کاغذوں پر یہ تفسیر لکھی جائے کہ وہ کاغذ 70 اُونٹوں پر رکھے جائیں)،[1] یہ ابھی صِرْف قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، اندازہ کیجئے! مکمل قرآنِ پاک میں عِلْم کے کتنے سمندر موجود ہوں گے؟

پھر اسی حِکایت سے اَہَم ترین مدنی پھول جو سیکھنے کو ملا، وہ ہے: امامِ حَسَن مجتبیٰ اور امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی شان و عظمت، قرآنِ کریم میں ان کا اچھا تذکرہ ہونا۔ جو لوگ قرآنِ کریم کو سمجھتے ہیں، جو قرآنِ کریم کے رازوں سے واقف ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کو پڑھنے سمجھنے کے لئے زِندگیاں لگا دی ہیں، وہ جانتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے کیسے پیارے پیارے اَوْصاف و فضائل کا بیان موجود ہے، دیکھ لیجئے! ایک عاشِقِ رَسُول، ماہِرِ عالِمِ دِین، پِیر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے صِرْف بِسْمِ اللّٰہ شریف کی روشنی میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی زندگی مبارک کا پُورا نقشہ کھینچ دیا۔

323

1 ...الاتقان فی علوم القرآن، النوع: الثامن والسبعون، صفحہ: 586۔

یہ پیرِ مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنا خوبصورت، عالمانہ انداز ہے، ورنہ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا واضح ذِکْر بھی موجود ہے، سنیئے!

پارہ: 22، سورۂ اَحْزاب، آیت: 33، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔

طَبرانی شریف اور مُسْلِم شریف میں حدیثِ پاک ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ) کو چادر مبارک میں لے کر یہ آیت تِلاوت فرمائی، [1] ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: مولیٰ! یہ میرے اَہْلِ بیت ہیں، انہیں خوب ستھرا فرما دے۔ [2]

پارہ: 25، سورۂ شُوریٰ، آیت: 23، ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ	ترجمہ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازِل ہوئی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے اَہْلِ قرابت جن سے محبت کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، یہ کون ہیں؟ فرمایا: علی، فاطمہ

1... مسلم، کتاب: فضائل الصحابۃ، باب: من فضائل علی بن ابی طالب، صفحہ: 940، حدیث: 2404۔
2... ترمذی، ابواب: المناقب عن رسول اللہ، باب: فضل فاطمۃ، صفحہ: 871، حدیث: 3875۔

www.dawateislami.net

اوران کے دونوں بیٹے یعنی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔ (1)

پارہ:5، سورۂ نساء، آیت:54 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ	ترجمہ کنزُالعِرفان: بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔

حضرت امام باقِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں بیان کئے گئے وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے اپنا فَضْل عطا کیا اور جن سے کافِر و مُنافِق حَسَد کرتے ہیں، خُدا کی قسم! یہ ہم اَہْلِ بیت ہیں۔ (2)

اَہْلِ بَیْت کون ہیں؟

اس کے عِلاوہ قرآنِ کریم کی کئی آیات ہیں، جن میں اَہْلِ بیتِ اَطْہار کی شان و عظمت بیان کی گئی ہے، یقیناً حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن بھی ان فضائل میں شامِل ہیں کہ یہ بھی اَہْلِ بیت ہیں۔ لفظِ اَہْل کا معنی ہے: والا۔ بیت کا معنیٰ: گھر۔ اَہْلِ بیت کا معنی ہوا: گھر والے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ بیت کون ہیں؟ سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْواجِ پاک، جنہیں قرآنِ کریم نے اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن (مؤمنوں کی مائیں) قرار دیا، ان کے بعد پیارے آقا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَوْلادِ پاک، آپ کے تمام شہزادے، چاروں شہزادیاں اوراِن شہزادیوں کی اَوْلاد، ان سب کو اَہْلِ بیت کہا جاتا ہے،

1...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:181، حدیث:2575۔
2...الصواعق المحرقۃ، الباب: الحادی عشر، صفحہ:190۔

www.dawateislami.net

لہٰذا قرآنِ کریم کی جتنی آیات میں اَہْلِ بیتِ اطہار کا ذِکْر ہے، اُن تمام آیات میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین کا بھی ذِکْر موجود ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی مشہور ہو گئی تھی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر خبر دی کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نواسے کو آپ کی اُمّت شہید کر دے گی، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کے مقامِ شہادت یعنی کربلا کی مٹی بھی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! تقدیر کا لکھا پُورا ہوا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے 72 وفادار رُفقا کے ساتھ، 10 محرم الحرام، سن 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں یزید پلید کے خِلاف حق کی آواز بلند کرتے ہوئے، نانا کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے، ظُلْم سہتے ہوئے، دُکھ اور غم کے پہاڑ کے سامنے ثابِت قَدَم رِہ کر انتہائی عِزّت کے ساتھ، شُجاعت کے ساتھ، شان و شوکت کے ساتھ شہید ہوئے اور رہتی دُنیا تک کے لئے باطِل کے خِلاف کھڑے ہونے کا، حق پر چلنے کا، دینداری کا، عزّت سے جینے، عِزّت سے مرنے کا، شُجاعت کا، بہادری کا، استقامت کا اور صبر و رضا کا سبق دے گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا بہت مشہور ہے، عموماً ہم یہ واقعہ پڑھتے، سُنتے رہتے

1...سوانح کربلا، صفحہ:106۔

www.dawateislami.net

ہیں، اگر تفصیل کے ساتھ، درست روایات کی روشنی میں واقعۂ کربلا پڑھنا چاہیں تو مکتبۃ المدینہ کی 2 کتابیں "**سوانحِ کربلا**" اور "**آئینۂ قیامت**" پڑھ لیجئے۔ آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! واقعۂ کربلا سے حاصِل ہونے والے چند سبق سیکھنے کی سعادت حاصِل کریں گے، نیز امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک سے، واقعۂ کربلا سے حاصِل ہونے والے مدنی پھول سُن کر، انہیں اپنے دِل کے گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے تاکہ ان پر عَمَل کرکے سچّے اور پکّے حسینی ہونے کا ثبوت دے سکیں۔

(1): جذبۂ اِیمانی حکمتِ عملی کے ساتھ

پہلا مدنی پھول جو امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک سے سیکھنے کو ملتا ہے، وہ ہے: **جذبۂ اِیمانی مع حکمتِ عَمَلی**۔ عام طَور پر جس انداز سے اور جن مواقع پر امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا حوالہ دیا جاتا ہے، اس سے یُوں لگتا ہے، جیسے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَعَاذَ اللّٰہ بہت جَوشیلے تھے، لہٰذا جیسے ہی یزید پلید تختِ حکومت پر آیا، آپ جوش میں آکر، 72 ساتھیوں کے ساتھ میدانِ کربلا میں پہنچے اور یزیدیوں کے خِلاف لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ حالانکہ ایسی بات نہیں ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جذبۂ اِیمانی والے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآن پڑھتے بھی تھے، قرآن سمجھتے بھی تھے، حدیث پڑھتے بھی تھے، حدیث سمجھتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِین کے رازوں کو سمجھتے تھے، دِین کی کامِل سمجھ بُوجھ رکھنے والے تھے، اس لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جذبہ خالی جذبہ نہیں تھا بلکہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جذبہ جذبۂ اِیمانی تھا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت تو اَزَل سے لکھی ہوئی تھی، آپ نے کربلا کے میدان میں شہید ہونا ہی تھا، اس کے اسباب بننے ہی تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہُ خود بھی اپنی شہادت کے متعلق جانتے تھے، اس کے باوُجود امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کسی لمحے بھی حکمتِ عملی کو چھوڑا نہیں، ایسا نہیں تھا کہ امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُٹھے اور کربلا میں جا کر یزیدیوں سے لڑتے لڑتے شہید ہوگئے بلکہ امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پُوری پُوری حکمتِ عملی سے کام لیا اور کمال گہرائی کے ساتھ قرآن وحدیث کو سمجھ کر پُوری عقل مندی سے فیصلے کئے اور دین پر پُوری طرح عَمَل کرتے ہوئے دِین کے لئے قربانی پیش کی۔

اب یہاں دو باتیں ہیں، **ایک ہے:** یزید کی بیعت کرنا، اس میں امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بالکل مصلحت پرستی نہیں کی، ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصے میں بھی امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ **دوسری بات ہے:** یزید کے خِلاف عملی اقدامات کرنا، اس میں امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حکمتِ عملی اختیار فرمائی، یزید پلید 60 ہجری میں، رَجَب کے مہینے میں تخت پر بیٹھا، یزید نے مدینۂ منورہ کے گورنر وَلِید کو خط لکھ کر امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بیعت لینے کا کہا، وَلِید نے رات ہی کو امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پیغام پہنچایا، امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَلِید کے پاس تشریف لائے، وَلِید نے یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا، اس پر امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزید کی بیعت نہ کی بلکہ اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ رَجب سے لے کر ذوالحجہ تک یعنی تقریباً 5 مہینے امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مکہ مکرمہ میں رہے اور اس دوران خاموشی اختیار فرمائی۔ ان 5 مہینوں میں کُوفہ والوں کی طرف سے مسلسل خط آئے، کُوفہ والے درخواست کرتے تھے: عالی جاہ! یزید سخت فاسِق اور ظالِم ہے، ہم اس کی بیعت نہیں کرنا چاہتے، اس وقت رُوئے زمین پر صِرف آپ ہی خِلافت کے حق دار ہیں، آپ ہی یزید کو ظُلم و ستم سے رَوک سکتے ہیں، آپ تشریف

لائیے، ہم آپ کی بیعت کریں گے، آپ کے لئے تَن، مَن، دَھن کی بازی لگادیں گے۔

اب شرعی مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف نااَہل ہو، دوسری طرف خِلافت اور عہدے کا اَہل ہو، مسلمان اُس اَہل کو عرض کریں کہ آپ یہ منصب قبول کیجئے تاکہ اُمّت نااَہل کے ظلم و ستم سے بچ جائے، اس صُورت میں جو خِلافت اور منصب کا اَہل ہے اس پر ضروری ہے کہ وہ منصب کو قبول کرے تاکہ مَظلُوموں کی مدد ہو۔ جب کُوفہ والوں نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدْمت میں خط بھیج کر بار بار مطالبہ کیا تو اب امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے شَرْعاً لازِم تھا کہ آپ یزید کے خِلاف عملی اقدام کرتے، ورنہ کُوفہ والے روزِ قیامت یہ عُذْر کرتے کہ یا اللہ پاک! ہم نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدْمت میں بار بار عرض کی تھی، جب امام حُسَیْن تشریف نہ لائے تو ہم مجبور ہو گئے اور یزید چاہے ظالِم تھا، فاسِق تھا، ہمیں اس کی بیعت کرنی پڑی۔

اس لئے جب شَرْعاً لازِم ہو گیا تو امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس وقت حکمتِ عملی اختیار فرمائی اور کُوفہ کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے چچازاد بھائی امام مُسْلِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کُوفے بھیجا۔

یہ تمام حکمتِ عملیاں اختیار کرنے کے بعد امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مگر افسوس! کوفہ والے بے وفا نکلے، انہوں نے خُود خط لکھ لکھ کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کوفہ بُلا کر آپ کو یزیدی فوج کے حوالے کر دیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ابھی راستے ہی میں تھے کہ یزیدی فوج نے آپ کا راستہ روک لیا، یُوں امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کربلا پہنچے اور دِیْن کی حِفَاظت کرتے ہوئے 72 تَن قربان کئے اور آخر میں خود بھی جامِ شہادت نوش فرمایا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حقیقی حسینی بنیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآنِ کریم کو سمجھتے تھے، ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حدیثِ پاک کے عالِم تھے، ہم بھی حدیثِ پاک کا عِلْم حاصِل کریں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِیْن کو سمجھتے بھی تھے، دِیْن کے کامِل پیرو کار بھی تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اندر جذبۂ ایمانی پیدا کریں، اللہ و رسول جو حکم دیں، اسے مانیں، اسی کے مطابق نیکی کی دعوت دیا کریں۔ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یزید کے تخت پر بیٹھنے سے لے کر کربلا میں شہید ہونے تک لمحہ لمحہ حکمتِ عملی کا مُظاہرہ فرمایا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): کربلا میں اَصْل جنگ لَادِیْنِیَّت کے خِلاف تھی

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کے متعلق ایک بنیادی بات ہے، وہ یہ کہ میدانِ کربلا میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کس کے خِلاف کھڑے ہوئے تھے؟ سب جانتے ہیں: امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یزید کے خِلاف تھے۔ اب سُوال یہ ہے کہ کیا یزید کے ساتھ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کوئی ذاتی دُشمنی تھی؟ سب جانتے ہیں کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کوئی ذاتی دُشمنی نہیں تھی؟ کیا مَعَاذَ اللہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تاج و تخت چاہتے تھے؟ نہیں، خُدا کی قسم! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تاج و تخت نہیں چاہتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو جنّتی نوجوانوں کے سردار، مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، دُنیا کے ہزاروں تاج، لاکھوں تخت امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قدموں کی دُھول کے برابر بھی نہیں ہیں۔ پھر امام

حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یزید کے خِلاف کیوں آئے؟ اس کا بہت آسان اور سادہ سا جواب ہے: امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَصْل میں لادِینیّت کے خِلاف تھے۔ یزید پلید دِین کے خِلاف تھا، یزید پلید دِین کو، شریعت کے اَحْکام کو پامال کرنا چاہتا تھا، یزید بدکردار تھا، بدکرداری کو عام کرنا چاہتا تھا، یزید ظالِم تھا، یزید فاسِق تھا، اس لئے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یزید کے خِلاف عملی اِقْدام فرمایا۔ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب کُوفہ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ یزیدی فوج نے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قافلے کو روکا، اس وقت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں کربلا کے اَصْل مقصد اور فلسفۂ کربلا کا پُورا پُورا بیان ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے لوگو! بےشک اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ظالِم بادشاہ کو دیکھے، ایسا بادشاہ جو حرام کو حلال کرے، اللہ پاک کا عہد توڑے، سُنّتِ رسول کا مُخَالف ہو، اللہ پاک کے بندوں میں گُناہ اور سرکشی پھیلائے، ایسے بادشاہ کو دیکھنے والا اگر اپنی طاقت کے مُطَابق قول و عَمَل کے ذریعے اس بادشاہ کو نیکی کی دعوت نہ دے، وہ شخص بھی اس بادشاہ کے ساتھ (مقامِ سزا) میں ہوگا۔[1] اے لوگو! سُن لو...! ان لوگوں (یعنی یزید اور یزیدیوں) نے شیطان کی اطاعت لازِم کرلی، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑا، فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، حرام کو حلال کیا، حلال کو حرام بنایا اور میں اس بات کا اَہْل ہوں (یعنی یزید کو اس کے ظُلْم سے روکنا مجھ پر لازِم ہے)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اس ایمان افروز خطبے کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لادِینیّت کے خِلاف لڑے تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ

1...تاریخ طبری، جلد:3، صفحہ:306۔

www.dawateislami.net

عَنْہُ ظُلم کے خِلاف تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گُناہ کے مُخالِف تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِیْن کے مُحافِظ تھے اور ہم الحمد للہ! حسینی ہیں، ہم الحمد للہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے غُلام ہیں، ہم حُسَیْنِیَّت کو پسند کرتے ہیں، ہم یزیدیت سے نفرت کرتے ہیں۔

اب ذرا اِنْصاف کے ساتھ ہم اپنے متعلق غور کریں، کیا ہمارا وُجُود ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، کیا ہمارا لباس ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، ہمارا چہرہ، ہمارا اندازِ زندگی، ہمارے طَور طریقے یہ سب کیا ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دے رہے ہیں؟ اگر نہیں دے رہے تو غور کیجئے! ہم کس کی طرف ہیں؟ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَصْل جنگ ہی لَادِیْنِیَّت کے خِلاف تھی، کیا آج حسینی کہلانے والے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی غُلامی کا دَم بھرنے والے لَادِیْنِیَّت کے فروغ میں حِصّہ دار نہیں بَن رہے؟ یزید کیا کرتا تھا؟ یزید بد کردار تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بدکاری اور بدکرداری فروغ نہیں پا رہی؟ یزید مادَر پِدَر آزادی (دِیْن سے لا تَعَلُّق ہو جانا) چاہتا تھا، کیا ہمارے معاشرے میں یہ آزادی فروغ نہیں پا رہی؟ یزید بے حیاء تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بے حیائی عام نہیں ہوتی جا رہی؟ یزید نمازوں سے بے پرواہ تھا، کیا آج نمازوں سے بے پروائی نہیں برتی جا رہی؟ مسجدیں وِیران ہو رہی ہیں، گُناہوں کے اڈے آباد ہو رہے ہیں، بے ایمانی، دو نمبری، بدکاری، گُناہ، ظُلم، زیادتی، لڑائی جھگڑے عام ہوتے جا رہے ہیں، کیا یہ سب کچھ کرنے والے حسینی کہلانے کے حق دار ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں ہو سکتے۔ جو دِیْن کو عقل پر تولتے ہیں، جو قرآن وحدیث کی تعلیمات پر مَعَاذَ اللہ! انگلیاں اُٹھاتے ہیں، جو سوشل میڈیا پر، ٹی وِی چینلوں پر بیٹھ کر دِیْن کے خِلاف زبان چلاتے ہیں، کیا یہ حسینی کہلانے کے حق

دار ہیں؟ ہرگز نہیں ہیں۔

پھر وہ لوگ بھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں جو گُناہوں سے دُور رہنے کی کوشش تو کرتے ہیں، جو دیندار تو ہیں، جو نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر یزیدیت کے اِس سیلاب کے خِلاف، گُناہوں کی آندھی کے خِلاف، لَادِینِیَّت کے خِلاف کھڑے نہیں ہوتے، نیکی کی دعوت نہیں دیتے، بُرائی سے منع نہیں کرتے، کیا یہ لوگ حسینی جذبہ رکھنے والے ہیں؟

اللہ! اللہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جذبۂ ایمانی تو دیکھئے! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کربلا کے میدان میں بھی نیکی کی دعوت دیتے رہے، یزیدی قُوَّت کے نشے میں بدمست تھے، یزیدی ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلا رہے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس وقت بھی انہیں برائی سے منع کر رہے تھے، یہاں تک کہ 10 محرم کی صبح کو جب کربلا میں جنگ کا آغاز ہوا، اس سے پہلے بھی امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خطبہ ارشاد فرمایا، یزیدیوں کو نیکی کی دعوت دی، ظُلْم و سِتَم سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! جب امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں، یزیدی ظالموں کو بھی نیکی کی دعوت دے رہے ہیں تو کیا حسینی کہلانے والوں کا حق نہیں بنتا کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کریں؟ کیا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے غُلاموں کا یہ حق نہیں ہے؟ کہ وہ بھی گُناہوں کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کے لئے تیار ہو جائیں، بے حیائی پھیل رہی ہو، دِین کو، دِینی تعلیمات کو، قرآن وحدیث کے اَحْکام کو پَسِ پُشت ڈالا جارہا ہو تو کیا حسینی کہلانے والوں کو نہیں چاہیئے کہ وقت کی قربانی دیں، مال کی قربانی دیں اور نیکی کی دعوت کے لئے، برائی سے منع کرنے کے لئے میدان میں اُتر آئیں؟ **اے عاشقانِ امام حُسَیْن!** ہمارا حق بنتا ہے،

ضرور بنتا ہے، ہم حسینی ہیں، ہم امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے غُلام ہیں، ہم پر لازِم ہے کہ ہم امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت سے دَرْس حاصِل کریں اور حکمتِ عملی کے ساتھ، قرآن وحدیث کی پیروی کرتے ہوئے، شریعت کے دائرے میں رہ کر نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں۔ یہ دَرْسِ کربلا ہے اور یہ کردارِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو پکّا سچّا حسینی بنائے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی توفیق بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): کربلا اور دَرْسِ فرض شناسی

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا خطبہ سُنا جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس وقت ارشاد فرمایا: جب یزیدی فوج نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا راستہ روکا تھا، اس خطبے میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یزیدیت کا پُورا نقشہ بیان کیا، پھر آخر میں فرمایا: اَنَا اَحَقُّ مِنْ غَیْرِیْ یعنی یزید کو اس کے ظُلْم و ستم سے روکنے کے لئے دوسروں کی نسبت میں زیادہ حق دار ہوں۔ مطلب یہ کہ میں نواسۂ رَسُول ہوں، میرا منصب، میرا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ میں سب سے پہلے آگے بڑھ کر یزید کو اس کے ظُلْم سے روکوں، اپنے نانا کے دِین پر پہرا دُوں اور اُمَّت کو یزید کی پلیدی اور ناپاکی سے بچاؤں۔

امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ ایک جملہ سانحۂ کربلا کا گویا مَغز ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے میدانِ کربلا میں قربانیاں کیوں پیش کیں؟ بھوک پیاس کیوں برداشت کی؟ اس لئے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض شناس تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے منصب کو جانتے تھے،

امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی ذِمَّہ داریوں کو سمجھتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنی ذِمَّہ داری کا اِحْسَاس تھا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے اس فرضِ منصبی کی ادائیگی کے لئے اپنے نانا کا شہر مدینہ منورہ چھوڑنا پڑا، اس فرض کی ادائیگی کے لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مکہ مکرمہ چھوڑا، اسی مقصد کی ادائیگی کے لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کوفے کی طرف روانہ ہوئے، کربلا کے میدان میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو گھیرا گیا، آپ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، پانی بند کر دیا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ہزاروں کی فوج لا کر کھڑی کر دی گئی، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، دُنیا کا، مال و دولت کا لالچ دیا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ڈرایا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، آپ کے بھائی، بھتیجے، بیٹے آنکھوں کے سامنے شہید کر دیئے گئے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ننھے علی اَصْغر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گلے پر تیر چلایا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، آخر قربانیاں دیتے دیتے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خود بھی شہید ہو گئے مگر آپ اپنے فرض سے پیچھے نہ ہٹے اور رہتی دُنیا تک کے لئے اپنے غُلاموں کو یہ دَرْس دے دیا کہ بات جب فرض کی آجائے، بات جب ذِمَّہ داریوں کی آجائے، اس وقت بہانے نہیں بنائے جاتے، اس وقت قربانیاں دی جاتی ہیں۔

اے عاشقانِ امام حُسَیْن! اب ہم ذرا اپنے آپ پر بھی غور کریں! ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے ایسے لوگوں کی جو بہانے بنا کر فرض کی ادائیگی سے دُور رہتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جنہیں نماز کی دعوت دی جائے تو بڑی بے شرمی کے ساتھ کہہ دیتے ہیں: میرے کپڑے صاف نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے: ابھی مَصْرُوف ہوں۔ کوئی کہتا ہے: مولانا! حلال

روزی کمانا بھی تو عِبادت ہے۔ رمضان کے روزے نہیں رکھتے، کیوں؟ اس لئے کہ روزہ رکھ کر کام نہیں ہوتا، حج فرض ہونے کے باوُجود حج نہیں کرتے، کیوں؟ اس لئے کہ بچیوں کے ہاتھ پیلے کرنے (یعنی ان کی شادیاں کرنی) ہیں، سُودی کاروبار کرتے ہیں اور اس کا نام بدل کر کہتے ہیں: یہ تو سُود نہیں ہے۔ نشہ آور چیزیں کھاتے، پیتے ہیں اور دِل کی تسلی کے لئے کہہ دیتے ہیں: یہ تو حرام نہیں ہے۔ دِین میں غلط تاویلیں کرتے ہیں، فرض سے بھاگتے ہیں، حیلے تراشتے ہیں، پھر اس پر یہ دعویٰ کہ ہم حسینی ہیں۔

غور کیجئے! کیا یہی حُسَینِیَّت ہے؟ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو وہ ہیں جنہوں نے فرض کی ادائیگی کے لئے کربلا میں ظُلم برداشت کئے، کنبہ قربان کیا، خود شہید ہوئے اور ایک ہم ہیں کہ فرض کی ادائیگی کے لئے صِرف نیند قربان نہیں کی جاتی، وقت کی قربانی نہیں دے سکتے، چند منٹ کے لئے دُکان بند نہیں کرسکتے۔ نانائے حُسَین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سُوال کیا جائے گا۔[1]

اس حدیثِ پاک کے مطابق ہم سب نگہبان ہیں، ہم اپنی ذات کے نگہبان ہیں، اپنی اَوْلاد کے نگہبان ہیں، اپنے گھر والوں کے نگہبان ہیں، ہم ذِمَّہ دار ہیں اور ہم سے ہماری ذِمَّہ داریوں کے متعلق پوچھا جائے گا، آہ! وہ قیامت کا سخت ہولناک دِن..! تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، اگلے پچھلے سب موجود اور سامنا قہر کا...! ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کیا ہمارے یہ بے بنیاد بہانے اُس وقت کام آسکیں گے؟ آج فیشن کا نام لے کر، آزادی کا

323

1 ... بخاری، کتاب: فی الاستقراض، باب، العبد راع فی مال سیدہ، صفحہ: 620، حدیث: 2409۔

نام لے کر، جِدّت پسندی کا نام لے کر اسلامی تعلیمات کو پسِ پُشت ڈال دیا جاتا ہے، اے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دیوانو! ذرا سوچئے تو سہی اگر روزِ قیامت پوچھ لیا گیا کہ ہمارے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لاڈلے نواسے تو دِین کی راہ میں، فرض کی ادائیگی کے لئے بھوکے پیاسے شہید ہو گئے، کیا تم نے بھی کچھ قربانی دِی؟ بتایئے! کیا جواب دیں گے؟ آہ! اُس وقت چَرْب زبانی کا نشہ خاک میں مِل جائے گا، اگر کوئی بہانہ لگا بھی لیا تو سُنا کب جائے گا؟ یہ تو سزا و جزاء کا دِن ہے، یہ تو عدل و انصاف کا دِن ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آج فرائِض پُورے کرنے کا وقت ہے، آج اپنی ذِمَّہ داریاں نبھانے کا وقت ہے، بہانے کر کے، الٹی منطق چلا کر ہم خُود کو مطمئن تو کر سکتے ہیں مگر اللہ پاک کی رحمت شامِلِ حال نہ ہوئی، نانائے حُسَین، رحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم نہ ہوا تو یقین مانیئے! جنّت کی خوشبو تک نہ سُونگھ سکیں گے، آہ! جہنّم ٹھکانا ہوا تو کیا بنے گا، ہائے ہائے! جہنّم کی دہکتی ہوئی آگ، بڑے بڑے بچھّو، موٹے موٹے سانپ بدن کے ساتھ لپٹ گئے تو کیا بنے گا۔ جہنمیوں کے جسم سے بہتا ہوا پیپ پینا پڑ گیا تو کیا کریں گے؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا عارضی ہے، فانِی ہے، چند روزہ ہے، یہاں تکلیف اُٹھانی بھی پڑ جائے تو کیا غم ہے؟ اگر نماز کے لئے کچھ وقت کے لئے دُکان بند کرنی بھی پڑ جاتی ہے، نئے نئے فیشن اپنانے کو دِل کرتا ہے مگر صبر کرتے ہوئے، نفس کی خواہش کو دبا لیتے ہیں، گُناہ کی طرف دِل مائل ہوتا ہے مگر خود کو قابُو میں رکھ کر صبر کرتے ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے قربانیاں دے کر جس دِین کی حفاظت فرمائی، اُس دِین کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، اگر یہ معمولی معمولی قربانیاں دے کر امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے میں،

نانائے حُسَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کے صدقے میں جنّت ٹھکانا ہو جائے تو یقین مانیئے! یہ نہایت سستا سودا ہے۔

اللہ پاک امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے "فرض شناسی" کی نعمت عطا فرمائے، کاش! ہمیں اِحساسِ ذِمّہ داری نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَظْلُومِ کربلا ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا واقعۂ کربلا کو ایک اور انداز سے دیکھئے! میدانِ کربلا میں ظالِم کون تھا؟ یزید تھا۔ مَظْلُوم کون تھا؟ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور آپ کے رُفقاء۔

معلوم ہوا ظالِم بننا یزیدیت ہے اور مَظْلُوم ہونا، یہ کردارِ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہے۔ جو کہتا ہے میں حسینی ہوں اسے چاہئے کہ مَظْلُوم بننا پڑے تو بَن جائے، ظُلْم کے پہاڑ بھی گِریں تو برداشت کر جائے مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنے کہ ظالِم ہونا یزیدیت ہے۔

شاید ہم کہنے کو کہہ دیں کہ ہم تو کسی پر بھی ظُلْم نہیں کرتے لیکن اگر ٹھنڈے دِل سے غور کریں تو شاید ایک بھاری اکثریت ظالِموں کی نکل آئے گی۔ جی ہاں! یہ سچ ہے، ہم ظُلْم کا اَصْل مفہوم نہیں سمجھتے، ظُلْم صِرْف قتل کرنے کا نام نہیں ہے، ظُلْم صِرْف چوریاں ڈکیتیاں کرنے کا نام نہیں ہے، ظُلْم کا مفہوم بہت وَسِیع ہے۔ فرمانِ اعلیٰ حضرت کا خُلاصہ ہے: ہر وہ نقصان یا تکلیف جو شرعی اجازت کے بغیر کسی کے دِین، عِزّت، جان، جسم، مال یا صِرْف دِل کو پہنچائی جائے، یہ تکلیف چاہے زبان سے ہو، چاہے فعل سے ہو، چاہے تَرْک سے یعنی (کوئی کام کرنا تھا نہ کیا جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچی)، اسے ظُلْم کہتے ہیں۔ ظُلْم کی کُل

18 قسمیں ہیں اور ہر قِسم کے تحت سینکڑوں صُورتیں پائی جاتی ہیں۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب دیکھئے! کیا کیا چیزیں ظُلم میں شامِل ہیں، مثلاً ❁ آستینیں چڑھا کر کسی کی طرف لپکے، اُس کا دِل دُکھا، یہ ظُلم ہے ❁ کسی کو گھُور کر دیکھا، اسے تکلیف ہوئی، یہ ظُلم ہے ❁ کسی کا قرضہ دبالیا ❁ گالی دِی ❁ طعنہ دیا ❁ مذاق اُڑایا ❁ طنز کیا ❁ نام بگاڑا ❁ چوری کی ❁ مال چھینا ❁ لُوٹا ❁ رشوت لی ❁ سُود کھایا ❁ جُوئے کے ذریعے مال بٹورا ❁ ناپ تول میں ڈنڈی ماری ❁ والدین کو ستایا ❁ پڑوسی کو تکلیف دِی ❁ رات کو شور شرابا کرکے دوسروں کی نیند خراب کی ❁ راستے میں کوڑا پھینک کر ❁ غلط پارکنگ کرکے تکلیف کا سبب بنے ❁ الزام لگایا ❁ بہتان باندھا ❁ بلا اجازت کسی کی کوئی چیز استعمال کی، یہ سب **ظُلم** ہے اور **ظُلم** چاہے چھوٹا ہو، چاہے بڑا ہو، **ظُلم ظُلم** ہی ہے، اگر ہم سچّے حسینی بننا چاہتے ہیں، اگر ہم واقعی یزیدیت سے بیزار ہیں تو ہمیں ہر قسم کا **ظُلم** چھوڑ کر شریف انسان بننا ہو گا اور اگر خُدانخواستہ پہلے کسی پر ظُلم کیا ہے تو اس سے توبہ بھی کرنی ہو گی اور اس شخص سے مُعافِی بھی مانگنی ہو گی۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھئے گا، شریف وہ نہیں ہے جو صِرف شریفوں کے سامنے شرافت دکھائے بلکہ جو حقیقی شریف ہے وہ شریفوں کے ساتھ تو شریف ہوتا ہے ہی، اس کے ساتھ ساتھ بدمعاشوں کے ساتھ بھی شریف ہی ہوتا ہے، یہ جو کہتے ہیں: ہم شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، جو ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنے کے قائِل ہیں، جو کہتے ہیں: میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے، ایسوں کو چاہئے ذرا غور کریں، یہ

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:24، صفحہ:459-460 ملتقطاً۔

کس کی طرف ہیں، امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی طرف ہیں یا یَزِید کی طرف ہیں؟

الحمد للہ! امام حُسَیۡن رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ تو اپنے غُلاموں کے ساتھ بھی شریف تھےاور یزید کے مقابلے پر کھڑے ہو کر بھی الحمد للہ! شریف ہی تھے

لہٰذا یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ شرافت کا زمانہ نہیں ہے؟ شرافت کا زمانہ تھا، شرافت کا زمانہ ہے اور قیامت تک رہے گا،بَس ہم شریف ہو جائیں تو بات بنے گی۔

قُوَّت اور طاقت کا نشہ

ایک بہت ہی خطرناک باطنی بیماری ہے: قُوَّت کا نشہ۔ سچّاپکّا حسینی بننے کے لئے ہمیں یہ بیماری اپنے اندر سے ختم کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ظُلْم عُموماً وہی کرتا ہے جسے قُوَّت و طاقت کا نشہ ہو، یزید پلید کو بھی طاقت ہی کا نشہ تھا، یزید تاج و تخت اور طاقت و قُوَّت کے نشے میں بدمست تھا، اسی لئے اس نے اَہْلِ بیتِ اَطْہار پر ظُلْم کے پہاڑ توڑے، اگر یہ عاجزی کرنے والا ہوتا تو کبھی بھی اتنی بڑی جسارت نہ کرتا۔

یہ بھی یاد رکھئے! طاقت و قُوَّت کے نشے میں طاقت ہونا ضروری نہیں ہے، بہت دفعہ طاقت ہوتی نہیں ہے، لوگ اپنے گمان میں اپنے آپ کو طاقت ور تَصَوُّر کرلیتے ہیں۔

یہ اَصْل بات ہے، جو اپنے اندر سے طاقت و قُوَّت کا یہ نشہ ختم کرلے، "میں، میں" نہ کرے، اپنے نَفْس کو قابُو میں کرلے یا یُوں کہہ لیجئے کہ اپنے اندر کے فِرْعَون کو مار لے حقیقت میں وہ شخص ظُلْم سے بچ سکتا ہے۔ مُعَاشَرے میں غَور کر لیجئے! جو عاجزی والا ہوتا ہے، وہ کبھی دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا، اگر جانے انجانے میں کبھی کسی کو کچھ کہہ بھی بیٹھے تو جلدی سے معافی مانگ لیتا ہے اور جو عاجزی والا نہیں ہوتا، جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا

ہے، وہ بات بات پر آستینیں چڑھانے کو دوڑتا ہے۔

اس لئے اگر ہم واقعی حسینی بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر کے فِرعَون (یعنی نَفْسِ اَمّارہ) کو قابُو میں کرنا پڑے گا، عاجزی اپنانی ہو گی۔ یہ بھی یاد رہے! عاجزی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم لوگوں سے ڈرنا شروع کر دیں، نہیں، نہیں، لوگوں سے ڈرنا تو بزدلی ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بزدل نہیں تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو کمال کے بہادر تھے۔ عاجزی لوگوں کے ڈر سے نہیں ملتی، حقیقی عاجزی خوفِ خُدا سے نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کا مشہور درباری پرندہ ہے: ہُدہُد۔ ایک بار ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی اجازت کے بغیر کہیں چلا گیا، ہُدہُد کی اس حرکت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ہُدہُد واپس آئے گا تو میں اسے سزا دُوں گا۔ جب ہُدہُد واپس آیا اور دیکھا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جلال میں ہیں تو اس نے عاجزی کی، اپنے پروں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے حاضِر ہوا اور موقع دیکھ کر، ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے قیامت کے دِن بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا ذِکْر کر دیا، بَس قیامت کا ذِکْر سننا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کانپ گئے اور آپ نے ہُدہُد کو مُعاف کر دیا۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب کرے، کاش! ہم عاجزی کے پیکر بن جائیں، کاش! پکّے سچّے حسینی بنیں اور ہمیشہ شریف بَن کر رہیں، مَظْلُوم تو بھلے ہی بَن جائیں مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

323

1... تفسیر خازِن، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:21، جلد:3، صفحہ:342۔

www.dawateislami.net